ایک امت، ایک آسمان پھر چاند ایک کیوں نہیں

پروفیسر محمد حمزہ نعیم

اختلاف اور تنوع ہر جگہ، ہر صورت موجود ہے۔ (افتراق کی بات نہیں ہو رہی کہ وہ ناپسندیدہ ہے) سورج کا طلوع دیکھیے۔ ہر روز ہر شمال یا جنوب کو سرکتا نظر آئے گا۔ اُس کی جائے غروب بھی بدلتی رہتی ہے۔ سورج کے اوقاتِ طلوع اور اوقاتِ غروب بھی سارا سال روزانہ بدلتے رہتے ہیں۔ کبھی ایک نہیں ہوتے۔ اوقاتِ سحر و افطار بھی روزانہ بدلتے ہیں اور پورے کرۂ ارض پر ہر بستی اور ہر شہر میں مختلف ہوتے رہتے ہیں۔ کبھی ایک نہیں ہوتے۔ اوقاتِ نماز تمام نمازوں کے اوقات ہر چند میلوں پر مختلف ہوتے ہیں۔ مثلاً اسلامی دن کے آغاز کا اعلان اذانِ مغرب سے ہوتا ہے۔ لاہور میں مغرب کی نماز ہو رہی ہے تو شیخوپورہ میں سورج کھڑا ہے۔ حتیٰ کہ کراچی میں نصف گھنٹہ بعد اذان مغرب ہوگی۔ یہ اختلاف کیوں ہے؟ کیا ایک ہی وقت طے نہیں ہوسکتا۔ تاکہ شوکتِ اسلام کا اظہار ہو؟ مکہ اور مدینہ حجاز مقدس ہمارا مرکزِ دل ونگاہ ہے۔ لیکن مغرب کی نماز کے لیے ہم اذانِ حرم کا انتظار نہیں کر سکتے۔ ورنہ دین کی تھوڑی سوجھ بوجھ رکھنے والا شخص بھی ہماری نماز پر فوت ہونے کا حکم لگا دے گا۔ وہاں کی مغرب میں تو ہماری عشاء ہو چکی ہوگی اور ہماری مغرب کے وقت وہاں عصر ہی کا وقت ہوگا۔ پاکستان میں اذانِ فجر کے وقت حرمین شریفین کے اہلِ تقویٰ آہِ نیم شبی کی لذتیں اٹھا رہے ہوں گے۔ حرمِ مکہ کی اذانِ فجر پر جدہ میں اذان نہیں دے سکتے۔ چند منٹ کا انتظار فرض ہوگا۔ حرمِ کعبہ کی اذان مغرب کے وقت دیارِ مصر، سوڈان، الجزائر، لیبیا، مراکش میں عصر کا وقت ہوگا۔ امریکا میں شاید ظہر کا وقت بھی نہ ہوا ہوگا اور جاپان، آسٹریلیا میں شاید فجر ادا کی جا رہی ہوگی۔ یہ اختلاف اس لیے ہے کہ دنیا کے کسی نہ کسی گوشے میں کلمۃ اللہ کا بلند ہونا ضروری ہے کہ اللہ کا نام کائنات کی جان ہے۔ جب اللہ کا نام نہ رہے گا تو کائنات مرجائے گی۔ (مفہوم حدیث)

الحمدللہ پوری دنیا میں اللہ کے نام لیوا محمدی موجود ہیں۔ ہر جگہ اختلافِ وقت ہونے سے کسی دن کوئی گھڑی ''اللہ سب سے بڑا ہے'' اور ''حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں'' کے کلمات سے خالی نہ ہوگی۔ آخری دینِ حق کا مرکز حجازِ مقدس (مکہ اور مدینہ) ہے۔ گلوب کے ۳۶۰ درجوں میں ہر درجے پر موجود محمدی پروانے پانچوں فرض نمازوں میں حرمِ مکہ کو مرکزِ توجہ بنائیں گے۔ سمتیں بھی اللہ کی ہیں مگر عبادت کے لیے مشرق یا مغرب، شمال یا جنوب کا حکم نہیں دیا گیا۔ ۳۶۰ درجوں پر گھوم کر ۳۶۰ رخ سمتِ کعبہ کو قبلہ نماز بنائیں گے۔ اگر کوئی داعی اتحاد، پوری دنیا میں اذانِ حرم بوقت مغرب پر نمازِ مغرب کی دعوت دے گا یا تمام اہلِ اسلام کو ایک ہی جہت مشرق یا مغرب (سمت کعبہ نہیں) کی دعوت دے گا تو اُسے چار نمبر بس میں بٹھا کر عقلمندوں کی مجلس میں پاگل خانے بھیج دیں گے۔ آواز دو۔ وحدتِ امت کہاں ہے؟

ہاں یہ سارا اختلاف، اختلاف مطلوب ہے۔ یہ اللہ کی نشانیاں ہیں۔ سورج، چاند اور اوقات تو اللہ کے حکم کے پابند ہیں۔ (القرآن) کبھی رات بڑی کبھی دن بڑا اس اختلاف روز و شب میں اللہ کی نشانیاں ہیں۔ (القرآن)

چاند مغرب سے طلوع ہو کر مغرب ہی کو غروب ہوتا ہے۔ زمین کے گرد حرکت کناں رہتا ہے۔ ہر ماہ بلکہ ہر روز اپنا نیا رستہ بناتا ہے۔ آغاز ماہ میں جس لائن پر نظر آتا ہے اُسے عالمی قمری خط تاریخ (ILDL) کہتے ہیں۔ اپنے دور میں کبھی جنوب مغرب کے مختصر علاقے میں اہلِ زمین کو نظر آتا پھر غروب ہو جاتا ہے۔ جسے ۶ رنومبر ۲۰۱۰ء ہلال ذی الحجہ صرف سانتی آگو (جنوبی امریکا) امکان ہے۔ پھر ذرا آگے بڑھ کر ۲۵ عرض بلد شمالی (مشرق) سے ۵۰ عرض بلد شمالی (مغرب) سے جنوبی ممالک آسٹریلیا، ملائیشیا، سعودیہ، افریقہ، وسطی و جنوبی امریکا میں نظر آتا اور شمالی نصف کرہ کے باقی ممالک میں عدم رؤیت کا اعلان کر دیتا ہے جیسے ۷ رنومبر ۲۰۱۰ء ہلال ذی الحجہ۔ کبھی خطِ استوا کے قریبی ممالک ملائیشیا، جنوبی بھارت، سعودیہ، افریقہ، جنوبی امریکا بشمول آسٹریلیا میں بھرپور رؤیت لیکن نصف کرہ شمالی بشمول پاکستان نظر آنے سے انکار کر دیتا ہے، جیسے ۹ رستمبر ۲۰۱۰ء ہلال عید الفطر جب خالق شمس و قمر نے خود ہی چاند کو متغیر الطریق بنایا ہے تو کسی عقلمند کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں کہ ایک امت، ایک آسمان پھر چاند ایک کیوں نہیں؟ روزہ، عیدین، اعتکاف، قربانی اور حج کی تاریخیں ایک کیوں نہیں۔ صاف بات ہے کہ یہ Non Issue لایعنی بات ہے۔ سورج کے اوقاتِ طلوع و غروب میں اختلاف ہے۔ سورج کے اپنے مشارق اور مغارب میں روزانہ اختلاف ہے۔ چاند کے روٹ میں روزانہ کا اختلاف ہے۔ **وفی انفسکم** اپنی جانوں میں غور کرو۔ ملائیشیا، چین، جاپان کے لا الہ الا اللہ کہنے والے اپنے کلمہ گو بھائیوں، افغان، لبنان اور مصر کے محمدیوں کے سامنے بونے لگیں گے۔ نہ رنگ ایک، نہ نسل ایک، ہزاروں مختلف بولیاں بلکہ ایک ہی خطے میں بولی الگ۔ اربوں انسانوں کی شکل وصورت، لہجہ، چال ڈھال اختلاف کے رنگ میں رنگی۔ مگر جاپان اور چین کے کلمہ گو اور لبنان، شام، برطانیہ اور امریکا کے کلمہ گو افریقہ کے کالے بلال کے ہم نسل سب ایک دوسرے سے ہر لحاظ سے اختلاف کا رنگ لیے ہوئے۔ کون کون سے اختلاف کی بات کریں۔ ایک ہی ماں کے دس بیٹے مختلف شکلیں، مختلف عقلیں اور ذہن و عمل مختلف۔ اربوں کھربوں انسانوں کے انگوٹھوں انگلیوں کی لکیریں مختلف۔ آواز دو، وحدت کہاں ہے:

ع اے ذوق اس چمن کو ہے زیب اختلاف سے

ہاں وحدتِ امت مطلوب ہے لیکن وہ وحدتِ ایمان ہے، وحدتِ عمل ہے، نبی کا فرمان اور علماء کی تشریح نشانِ راہ ہے۔ ہر جگہ ظاہراً اختلاف کے باوجود اصولی بات ہے اللہ ایک، اللہ کا آخری نبی ایک، قرآن ایک، آخری نبی کا دین ایک، نبی کا فرمان وحدت نشان ایک، ہزار تنوع اور اختلاف کے باوجود نبی کی دعوت اور نبی کی امت ایک۔ ہزار اختلاف ہوں مگر نبی کے حکم، علماء، فقہا کی نشاندہی کے تحت ہم اسے وحدتِ امت کہیں گے۔ ہمارا مقصود ایک ہوگا۔ اللہ کے حکموں کو نبی کے طریقے پر چل کر ماننا اور نبی علیہ السلام کے طریقے بتانے کے لیے علماء اسلام فقہائے شرع محمدی کے قدموں میں حاضری۔